بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۷ — نمبر ۸

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۲ — ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

ہم اور ہمارے مخالفین ...	۳-۵	اقتباس از خطبہ حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ
قوموں کے عروج وزوال میں عورتوں کا حصہ — خالدہ ادیب خانم	۵-۹	محترمہ لئیقہ بیگم صاحبہ الہ آباد۔
آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ	۹-۱۱	محترمہ امۃ الحفیظ نصر اللہ از جنجہ۔
شذرات ..	۱۲-۱۸	

بیٹی کو نصائح

خبر ہے تمکو! یہ دن ہے تمہارا گھر سے رخصت کا / کہ دو گی امتحاں سسرال میں جاکر شرافت کا
اگر تم چاہتی ہو زندگی گذرے مسرّت سے / ہمیشہ گھر نظر آوے بھرا دولت سے حشمت سے
خدا و اس کے پیغمبر کے حکموں کی اطاعت ہو / کلامِ پاک کی ہر روز با معنی تلاوت ہو
نمازِ پنج وقتہ صدق دل سے تم ادا کرنا / زکوٰۃ مال و زیور بھی غریبوں کو دیا کرنا
یتیموں کی مدد بیواؤں کی خدمت سدا کرنا / تکبر، جھوٹ، غیبت، شرک سے دائم اِبا کرنا
کسی چھوٹے بڑے کے عیب گر معلوم ہو جائیں / انہیں ظاہر نہ کرنا تاکہ وہ دل میں نہ شرمائیں
جہاں تک ہو سکے چھوٹوں پہ کرنا ہر طرح شفقت / جو ہوں اپنے بڑے مدّنظر ان کی رہے عزّت
نہ کوئی لفظ بد کہنا نہ اِترا کر قدم دھرنا / اطاعت خسر و خوشدامن کی دل سے ہر گھڑی کرنا
قدم اٹھے ہمیشہ صدق دل سے اُنکے حکموں پر / ہمیشہ ماننا اسکو جو کچھ دے مشورہ شوہر
جو اپنی ساس کو ماں کے برابر سمجھے جاؤ گی / تو بنکر گھر کی ملکہ حُکم سب پر چلاؤ گی
نہ دینا ساس کو موقع کبھی شکوے شکایت کا / نہ لانا دھیان اپنے دل میں خود اپنی حکومت کا
کبھی سُسرال کی باتوں کو میکے میں نہ تم کہنا / ہمیشہ سارے گھر کی آنکھ کا تارا بنی رہنا
نہ کہنا بات میکے کی کبھی سُسرال میں جاکر / لڑائی کی یہ جڑ ہے سچ میں کہتی ہوں قسم کھا کر
بہت سی بیبیاں ہوتی ہیں ایسی بھی زمانے میں / جنہیں لطف آتا ہے بے فائدہ جھگڑا اٹھانے میں
ہمیشہ ایسی ہمجنسوں سے تم بچتی رہا کرنا / کہیں سُسرال والے جو بھی کچھ اُنکا کہا کرنا
کبھی ظاہر نہ کرنا دوسروں پر بھید تم گھر کا / نتیجہ ایسی باتوں کا ملا کرتا ہے سب اُلٹا
خدا نے جو دیا ہے اسکو تم ہرگز نہ ٹھکرانا / قناعت کرنا تھوڑے پر زیادہ پر نہ للچانا
میسّر کہنے سے اپنا کام تم بہرِ خدا کرنا / جہاں تک ہو سکے سرتاج کی خدمت کیا کرنا
اگر شوہر تمہارا تُرش رُو ہو یا ہو بدخصلت / بدلنا اپنی خوش اخلاقیوں سے اس کی بدعادت
اگر رکھنا ہے قائم باپ اور دادا کی عزّت کو / سمجھنا اپنا فرضِ اوّلیں شوہر کی خدمت کو
جب آوے گھر میں شوہر خندہ پیشانی سے پیش آنا / تمنائے دِلی کے پھول اُس پر خوب برسانا

دل و جاں سے اگر ہر اک نصیحت پر رہیں عامل
تمہاری زندگی ہو گی یقیناً رشک کے قابل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء

ہم اور ہمارے مخالفین

مصباح کے پچھلے نمبر میں ایک مصباحی بہن کا مضمون چھپا تھا جس میں اس مخالفت کے شور کا شکوہ تھا جو آج کل ہمارے خلاف برپا ہے۔ حضرت امام خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو ارشادات اس مخالفت کے متعلق فرمائے انکا اقتباس ملاحظہ و مطالعہ کر کے خواتین جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ تبلیغ کے فریضے کو ادا فرماتی رہیں۔ اللہ تعالے حامی و ناصر ہے۔ (ایڈیٹر)

(۱)

"ہمارا دعوٰی ہے کہ ہم نبی کے ماننے والے ہیں۔ پس جو نبی کے منکروں کا کام ہے۔ وہ منکر کریں اور جو نبی کے ماننے والوں کا نمونہ ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ ہم دکھائیں۔ نبی کے منکروں کا کیا کام ہوتا ہے یہی کہ وہ گالیاں دیتے ہیں۔ مارتے اور پیٹتے ہیں پس اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو اپنی حیثیت کے مطابق کرتے ہیں۔ اور اگر تم انہیں گالیوں سے باز رکھنا چاہتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم چاہتے ہو۔ نبی کے منکر وہ کام کریں جو نبی کے ماننے والے کیا کرتے ہیں حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا پس اگر وہ نبی۔ کے منکر ہیں اور یقیناً منکر ہیں۔ تو ان کا کام ہے کہ وہ نبی کے منکروں کا طریق عمل اختیار کریں۔ اگر تم کسی ایک نبی کے منکر کی مثال ہی میرے سامنے پیش کر دو۔ کہ وہ بڑا شریف بڑا نیک اور بڑا پارسا تھا۔ تو میں مان لوں گا۔ کہ ان منکروں کو بھی شریف بنکر رہنا چاہیئے اور تب آپ لوگوں کا حق ہے کہ ان سے شرافت اور انسانیت کے نام پر اپیل کریں۔ لیکن اگر سارے نبیوں کے مخالفوں کا ہمیں یہی دستور دکھائی دیتا ہو۔ کہ وہ گالیاں دیتے آئے۔ انبیاء کے ماننے والوں کو ستاتے اور دکھ دیتے آئے انہیں مارتے اور پیٹتے رہے۔ ان پر پتھر برساتے رہے اور بالمقابل ہمیں یہ نظر آتا ہو۔ کہ نبی کے ماننے والوں نے ہمیشہ گالیاں کھائیں۔ تکالیف برداشت کیں۔ دکھ سہے۔ رنج و غم برداشت کئے۔ تو پھر اب بھی ہمارا کام ہے۔ کہ گالیاں کھائیں۔ اور ان کا کام ہے کہ وہ گالیاں دیں"

(۲)

"اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کیطرف سے تھے اور یقیناً تھے۔ تو پھر آپؑ کے منکروں کو یقینی طور پر وہی نمونہ دکھانا چاہیئے۔ جو ہمیشہ سے انبیاء کے منکرین دکھاتے چلے آئے۔ انکا فرض ہے کہ وہ ابراہیمؑ کے منکروں کی طرح ہمارے لئے آگ جلائیں۔ اور اس میں ڈالدیں۔ انکا فرض ہے کہ وہ موسیٰؑ کے منکروں کیطرح ہمارے پلوٹھوں کو ہلاک کردیں۔ انکا فرض ہے کہ وہ عیسیٰؑ کے منکروں کیطرح ہمیں صلیب پر لٹکائیں۔ پھر انکا فرض ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکروں کیطرح ہمیں اپنے وطن سے بے وطن کردیں۔ ہمیں موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کریں۔ اور ہر رنگ میں تکلیف اور اذیت پہنچاکر خیال کریں کہ وہ نیکی کا کام کر رہے ہیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو ہر ایک مخالف کا حق ہوگا۔ کہ ہم سے پوچھے اگر مرزا صاحب نبی تھے تو کیا ان کے منکروں نے وہ کام بھی کئے۔ جو دوسرے انبیاء کے منکر کرتے چلے آئے ہیں۔ کیا تم اسوقت یہ جواب دوگے۔ کہ ہم نے انہیں نصیحت کرکے روک رکھا تھا۔ اور اگر یہی جواب دوگے۔ تو کون اسے تسلیم کرے گا۔ پس جو انکا کام ہے وہ انہیں کرنے دو۔ اور جتنا شور وہ مچانا چاہتے ہیں۔ انہیں مچانے دو۔ اور یاد رکھو۔ کہ وہ جتنی زیادہ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی اس آیت کی اتنی ہی زیادہ صداقت ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ لوگوں کی حالت پر افسوس کہ جب بھی ان کے پاس ہمارا کوئی رسول آیا۔ انہوں نے اس سے ہنسی اور مذاق کیا۔ پس وہ جسقدر ہم پر ہنسی اڑتے ہیں۔ جتنی زیادہ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ اسی قدر ہماری تائید اور صداقت میں ثبوت مہیا کرتے ہیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

"میں تو یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ دشمن کیا۔ اگر انگریز۔ اور جرمن اور چین اور جاپان اور روس اور اٹلی وغیرہ تمام حکومتیں بھی ملجائیں تب بھی وہ ہمیں تباہ نہیں کرسکتیں اور اگر تباہ کردیں تو یقیناً ہمارا سلسلہ جھوٹا ہے بنی نوع انسان تمام کے تمام مل جائیں۔ امراء و غرباء علماء و ادباء بڑے اور چھوٹے عالم اور جاہل مرد اور عورتیں اجماعی حیثیت میں بھی ہمارے سلسلہ کو مٹادیں تو اسمیں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔ اور یہ بات یقینی ہوگی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ (نعوذ باللہ) جھوٹا اور ہم بھی اپنے دعوے میں کاذب ہیں۔ مشرق اور مغرب کے لوگ شمال اور جنوب کے باشندے بھی اگر مل جائیں تو وہ ایک تنکے کے برابر بھی ہمیں اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہیں کرسکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے اور وہ خود اسکا محافظ و نگران ہے"۔

(۴)

"تمہارا کام ہے کہ تم محبت اور پیار سے لوگوں کو سمجھاؤ اور اگر کوئی مخالفت میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تو تم اس کے لئے دعاؤں میں بڑھتے چلے جاؤ۔ کیونکہ برتن سے وہی ٹپکتا ہے۔ جو اس کے اندر ہو۔ اگر وہ گالیاں دیتے ہیں تو دیں۔ کیونکہ ان کے پاس گالیوں کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ مگر تمہارا فرض ہے کہ تم نرمی اور محبت کا ثبوت پیش کرو۔ کیونکہ تمہارے پاس یہی چیز ہے۔ جس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوموں کے عروج و زوال
میں
عورتوں کا حصہ

اٹھ کہ بزم علم کا اب اوہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

قوموں کی تواریخ پر ایک غائر نظر ڈالنے سے ہم پر یہ اچھی طرح سے آشکارا ہو جاتا ہے کہ کوئی قوم اسوقت تک بام ترقی پر جلوہ فگن نہیں ہوسکتی۔ تاوقتیکہ اس قوم کے ہر دو جنس زیور تعلیم و تربیت اور اخلاق فاضلہ سے آراستہ نہ ہوں +

قوموں کا تجربہ قدرت کا قانون۔ گردش فلک انقلاب دھر ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ جب تک ہم علم و ہنر سے اپنے آپ کو مزین کر کے مردوں کے دوش بدوش خدمت دین اور خدمت قوم میں حصہ نہ لیں گی۔ ہم پر در ترقی وا نہیں ہو سکتا۔ اگر میری بات ناقابل یقین سمجھی جائے۔ تو آیئے اور میرے ساتھ تواریخ عالم کا مطالعہ کیجئے۔ اور دیکھئے کہ قوموں کے عروج و زوال ارتقاء تنزل کا دارومدار عورتوں اور صرف عورتوں پر منحصر ہے

آیئے اور چند مشہور عالم واقعات پر نظر کیجئے میرا علم محدود میری لیاقت کم اور اخبار کے اوراق تھوڑے ہیں۔ ورنہ حتی الامکان ابتدائے آفرینش سے

کامیابی ہوگی۔ وہ اگر گالیاں بھی دیں۔ تو جیسے شہد کے چھتے پر اگر کوئی شخص پتھر مارے تو اس سے شہد ہی ٹپکے گا۔ اسی طرح تمہارا فرض ہے کہ تم گالیوں کے جواب میں دعائیں دو۔ یہ مت خیال کرو کہ نرمی سے کیا بنتا ہے۔ دل اللہ تعالے کے قبضہ میں ہیں۔ نرمی کا اثر ہوتا ہے اور آخر سخت دل بھی جھکنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پس تم ثابت کرو کہ تمہارے اندر نیکی اور تقوےٰ ہے۔ اگر مخالف پتھر مارتے ہیں۔ تو تم دعائیں دو۔ گالیاں دیتے ہیں۔ تو انہیں برداشت کرو۔ اور اللہ تعالے سے رو رو کر دعائیں کرو۔ کہ ان لوگوں کو ہدایت دے اور یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالے سے دعائیں کرو گے۔ تو اسکی نصرت اور تائید ایسے رنگ میں ظاہر ہو گی۔ کہ انسانی تدابیر اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی +

ولادت

منشی محمد اسماعیل صاحب کاتب اخبار مصباح کے ہاں اللہ تعالے کے فضل سے مورخہ ۲ اپریل ۱۹۳۳ء بروز اتوار لڑکا پیدا ہوا۔ مصباحی بہنیں اور بھائی دعا فرمائیں کہ مولود مسعود کو خداوند عزاسمہٗ خادم دین۔ عمر والا با اقبال بنائے

اللھم آمین

(۲) مورخہ ۲۹/۳/۳۳ بروز بدھ اللہ تعالے نے میرے گھر لڑکا عطا فرمایا۔ مولود مسعود کی صحت درازی عمر اقبالمندی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے + خاکسار نذیر احمد خان ملازم آب وہوا۔ کوٹر عہ ہے مینارہ ڈائریبٹ چوہرجی لاہور (۳۳)

زمانہ حال کے واقعات کو واضح طور پر لکھکر بتاتی کہ کس طرح عورت ہی کی بدولت قوموں کا عروج و زوال ہؤا ۔

آج عورتوں کی مدد سے اگر کوئی قوم آسمان ترقی پر پہنچتی ہے تو دوسری قوم عورتوں کی جہالت کی کرشمہ سازیوں سے تباہی و تنزل اور انحطاط کے بھیانک گڑھے میں گر پڑتی ہے ۔ تو کل وہی تباہ شدہ قوم زمانہ کا رنگ پہچانتی ہے اور دوسری اوج رفعت پر چمکنے والی قوم کے ہمت افروز اور سبق آموز حالات سے سبق لیتی ہے ۔ اپنی صنف نازک کو اپنے ساتھ علم و فن تعلیم و ہنر میں شامل کر لیتی ہے ۔ آخر ش قانون قدرت کیمطابق وہ بھی اوج کمال پر مثل ایک روشن ستارہ کے ضیا پاش ہو جاتی ہے ۔ دیکھئے ایک مشہور مصنف کہتا ہے ۔ کہ "جس طرح دنیا کا پیدا کرنیوالا خدا ہے ۔ اسی طرح دنیا میں مردوں کی پرورش اور انکی خبر گیری کرنیوالی عورتیں ہی ہیں"۔

ہندوستان کی عظیم الشان اور خونخوار جنگ جو رام چندر جی اور راون کے درمیان ہوئی اس میں ایک عورت سیتا جی کا ہاتھ تھا ۔ مہا بھارت کی مشہور عالم و خونبار لڑائی بھی ایک حسین و جمیل عورت کے باعث وجود میں آئی ۔ علاؤ الدین کا وہ زبردست حملہ وہ اندوہناک جنگ کیسے وجود میں آئی ۔ پدمنی کا وجود تھا ۔ کہ میدان جنگ آتش فشاں محشرستان بنا ہؤا تھا ۔

وہ بھی کیسی جان ستان اور شربار گھڑی تھی جبکہ ایشاوالوں اور یونانیوں کا مدت کا بھرا ہؤا غضب و غصہ ایشیائے کوچک کے شہر "ٹرائے" کے میدان جنگ میں جنگ ٹروجن کی شکل میں ظاہر ہؤا ۔ اس واقعہ کی تہ میں بھی ایک شہزادی کی شخصیت تھی ۔

نپولین اعظم کی بہادری کا باعث بھی اس کی شیر دل اور بہادر ماں تھی ۔ نپولین نے متعدد بار کہا کہ میری کامیابی کا باعث میری ماں اور اس کی تعلیم و تربیت ہے ۔

زمانہ کی روش کو بدل دینا ۔ دنیا کو اوج کمال تک پہنچا دینا ۔ اپنی قوم کو مثل ایک روشن ستارہ کے ضوافگن کر دینا ۔ یا دنیا کو جنگ و جدال میں مبتلا کر دینا اپنی قوم کو جہالت و ادبار کی گھٹا میں چھپا دینا ۔ اپنی قوم کو تباہی و بربادی کے تاریک غار میں دھکیل دینا ۔ یہ سب کچھ عورتوں اور صرف عورتوں کے ہاتھ میں ہے خوب یاد رکھو جو قوم اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنے زمانہ سابقہ کی تواریخ کو اپنے دماغ سے معدوم کر دیتی ہے وہ ہرگز ترقی نہیں کر سکتی ۔ کیونکہ اس کے پاس کوئی مستقل لائحہ عمل نہیں ہوتا کہ وہ اسپر گامزن ہو ۔ اپنے بہادر اسلاف اپنے خدا پرست آبا و اجداد آسمان علم پر آفتاب و ماہتاب کیطرح روشنی پھیلانیوالے مشاہیر کے کارناموں کو زندہ کرو ۔ اور اپنے نئی پود کے دلپر نقش کر دو کیونکہ بچپن کی باتیں بچہ کے لوح دل پر نقش کالحجر ہو جاتی ہیں ۔ تاکہ ویسی ہستیاں پھر پیدا ہوں ۔ ہم ان بہادر و شجاع عالم و فاضل اور یکتائے روزگار آبا و اجداد کے خلف ہیں ۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم پھر ویسے ہی بہادر دلیر ۔ جری و جوانمرد ۔ اخلاق فاضلہ سے متصف فخر روزگار ۔ شمع علم پر پروانہ وار گرنے والے متحمل و ہمت و جرأت والے پود اٹھاویں ۔ جن کی رگ و پے میں وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روح اور وہ اسپرٹ سرایت کئے ہو جو قرون اولیٰ کے لوگوں میں جلوہ گر تھی۔

قاسم سا جوش بیکراں — محمود سا ہو حوصلہ
بابر سی ہو ہمت رواں — مشکل نہ روکے راستہ
اکبر سے ہو تدبیریاں — اسلام ہو پر مدعا
ہو ثانی شاہ جہاں — باطل کا توڑ و غلغلہ

یہ پیغام ہمارے لئے نیا نہیں ہے۔ بلکہ وہی پرانا طریق کار ہے۔ جس پر چلکر ہم کبھی دنیا میں مثل آفتاب کے تمام عالم پر ضوپاش ہو چکے ہیں۔ دنیا کی تمام قومیں ہمارے ہی خمکدۂ علم سے سیراب ہو چکی ہیں۔ اور سب سے بڑھکر مغربی اقوام نے ہمارے میکدہ علم سے اپنا ساغر بھرا۔ جو آج پوری آب و تاب سے مغرب کی سرزمین پر چمک رہی ہیں۔ اور جسکی دھندلی سی چند کرنیں سرزمین ہند پر بھی جھلملا رہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم بھی اپنے پرانے میکدہ سے اپنے جام کو لبریز کریں اور اپنے اسلاف کیطرح عزت و توقیر۔ شان و شوکت۔ جاہ و حشم حاصل کریں۔ مگر گل کے حصول کے لئے کانٹوں سے گذرنا۔ اور پھر کامیابی کے لئے ابتلاء کو برداشت کرنا۔ قانونِ قدرت ہے۔ لہذا ان تھک قربانی اور غیر معمولی محنت کی ضرورت ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستان والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں
یہی آئین قدرت ہے یہی اسلوب فطرت ہے
جو ہے راہ عمل پر گامزن محبوب فطرت ہے

(لئیقہ بیگم الہ آباد)

خالدہ ادیب خانم

آج میں زمانہ حال کی ایک مشہور و معروف خاتون (جو غیر معمولی شہرت و عزت اور لیاقت و قابلیت کی مالکہ ہے) کے حالات کا مختصر الفاظ میں تذکرہ کرنا چاہتی ہوں۔

خالدہ ادیب خانم کی شہرت کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ وہ ایک ایسے عہدہ پر رہی ہے جو اس سے پیشتر کسی عورت کو دنیا میں حاصل نہیں ہوا یعنے وہ ایک باوقار سلطنت کی وزیر تعلیمات مقرر ہوئیں۔ جس کی وجہ سے نہ صرف انہوں نے ترکی عورتوں میں ہی حب قومی اور شوق تعلیم پیدا کیا۔ بلکہ ترقی و تنویر کی ایک عام رو ہر فرد بشر کے سینے میں پیدا کر دی۔ انکی خدمات سے نہ صرف عورتیں ہی مستفیض ہوئیں۔ بلکہ مردوں نے بھی اس محترم خاتون کے کارہائے نمایاں سے معتدبہ فائدہ اٹھایا۔

خالدہ نہ صرف ایک روشن خیال اور اپنے وطن کی خدمت گذار خاتون ہے۔ بلکہ ایک گھر گرہست عورت ہے۔

خالدہ خانم نے قرآن و احادیث اور دیگر اسلامی علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے۔ خالدہ کی دادی ماہرو خانم ایک تعلیمیافتہ دیندار اور اسلامی شعار کی پابند عورت تھیں۔ خالدہ نے پہلے اپنی دادی کی شاگردی میں فارسی عربی اور ترکی ادبیات کی کافی استعداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کی اور ترکی تاریخ خاص دلچسپی سے پڑھی۔

خالدہ کے والد زمانہ موجودہ کے تعلیم کے حامی تھے اسلئے خالدہ کو امریکن کالج میں داخل کر دیا۔ اگرچہ سلطان عبدالمجید نے اہل نصاریٰ کے کالج میں خالدہ کو داخل کرنا ناپسند کیا۔ مگر چونکہ خالدہ کے والد سلطانی دربار میں نہایت مقرب تھے۔ انہوں نے کوشش کر کے سلطان سے خالدہ کو کالج میں داخل کرنیکی اجازت حاصل کر لی۔ اور خالدہ کو کالج میں داخل کر دیا۔ خالدہ کے پروفیسروں کو یہ دیکھکر حیرت ہوتی کہ خالدہ جو کچھ پڑھتی وہ اسے بالکل ازبر ہو جاتا۔ اس نے نہایت تھوڑے عرصہ میں زبان انگریزی پر غیر معمولی عبور و قابلیت حاصل کر لی۔ وہ نہایت زود فہم۔ دانشمند غیر معمولی فہم و فراست کی مالک تھی۔ وہ اپنے زمانہ طالب علمی میں کبھی کبھی اخبارات میں مضامین بھی لکھتی تھی۔ جو نہایت خوشی کے ساتھ ملک کے وقیع اخبارات میں درج کئے جاتے اور اکابر ادباء اور مشاہیر ملک سے خراج تحسین حاصل کرتے چنانچہ ایک مضمون امام غزالیؒ کے فلسفہ کے متعلق ترکی کے ایک مشہور اخبار "ثروت الفنون" میں تحریر کیا تھا۔ غرض خالدہ نے اس کالج سے نہایت اعزاز کے ساتھ ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ کالج سے نکلنے کے بعد خالدہ کو ریاضی سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اسلئے خالدہ کے والد نے ریاضی کی تعلیم کے لئے ایک پروفیسر مقرر کر دیا۔ اس سے کئی سال تک خالدہ ... باقاعدہ ریاضی کی تعلیم حاصل کر کے ریاضی میں بھی استادِ فن بن گئی چند سال بعد اسی پروفیسر سے خالدہ کی شادی ہو گئی۔

اب خالدہ کی توجہ تصنیف و تالیف کے دلچسپ فن کیطرف متوجہ ہوئی۔ اور اس نے ترکی معاشرت پر بہترین ناول لکھنے شروع کئے۔

کبھی کبھی سیاست کی طرف بھی اس کی توجہ پھر جاتی تھی۔

اسی زمانہ میں انجمن اتحاد ترقی زوروں پر تھی خالدہ نے اس انجمن کی بہت بڑی خدمت یہ سرانجام دی کہ اسکی ایک نسوانی شاخ قائم کر دی۔ جنگ بلقان کے بعد خالدہ خانم نے پہلی بار سیاسی میدان میں قدم رکھا یعنی ایک نسوانی رسالہ جاری کیا جس میں نہایت آزادی کے ساتھ سیاسی معاملات پر رائے زنی کرتی۔ حکومت کے ہر سخت برتاؤ پر نہایت شدومد سے نکتہ چینی کرتی۔ اور حکومت کو اپنی جابرانہ پالیسی ترک کرنے کی طرف متوجہ کرتی۔ اور نہایت تفصیل کے ساتھ بتاتی۔ کہ حکومت کو کس طرح حکومت کرنی چاہیئے۔ اور وہ کونسے اصول و طریقے ہیں۔ جن پر چل کر حکومت زیادہ مستحکم ہو سکتی ہے۔

خالدہ خانم کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے۔ جو اس نے جنگ عظیم کے بعد کیا کہ جنگ میں ترکوں کو شکست ہوئی۔ اور ملک کے اکثر قلعوں اور شہروں پر دشمنوں کا قبضہ ہو گیا۔ تو خالدہ اور اس کے انجمن کی خواتین ممبران ... نے ملکر ملک کے طول و عرض میں دورہ کیا۔ اور اہل ملک کو آخری قربانی کیطرف راغب کیا۔ اسلامی محبّت و جوش اور وطن کی الفت مذہب کی خاطر قربانی کی روح ان کے رگ و پے میں پیدا کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یونانیوں سے جنگ شروع ہوتے ہی ملک کے طول و عرض سے کئی ہزار عورتیں اسلحہ جنگ سے آراستہ ہو کر میدان جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے آپہنچیں۔

ان عورتوں کے لئے ایک حربیہ اسکول جہاں طریق جنگ کی اور زخمیوں کے مرہم پٹی کی تعلیم دی جاتی تھی قائم کیا گیا تھا۔ وہیں سے فارغ ہونے کے بعد یہ عورتیں جنگ میں شامل ہو جاتی تھیں۔

کئی بار ایسا ہؤا کہ قریب تھا کہ ترکوں کو شکست ہو جائے۔ مگر نسوانی فوج کی مدد سے سپاہیوں کو مزید تقویت حاصل ہو گئی۔ اور ترکی فوج کے سر پر فتح و نصرت کا جھنڈا لہرانے لگا۔

اسی جنگ میں ترک خواتین نے بہادری و جانبازی کے بڑے بڑے جوہر دکھائے جو ان کے غیور اہل وطن کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

اسی جنگ سے فراغت پاکر جب نئی حکومت قائم ہو گئی۔ اور حکومت کی تمام کلیں اپنی اپنی جگہ کام کرنے لگیں تو خالدہ خانم کو وزیر تعلیم مقرر کیا گیا۔

وزیر ہونے کے بعد انہوں نے تمام ملک میں دورے کئے اور ہر قصبہ و ہر شہر میں زنانہ و مردانہ اسکول قائم کئے۔ علم کی قدر تمام ملک کی عورتوں کے دلوں میں پیدا کر دی۔ اور لیلیٰ علم سے ہر عورت کو روشناس کر دیا۔ قومی روح ان کی رگوں میں پیدا کر دی۔

آپ ایک سرو قد حسین سرخ و سفید خاتون ہیں آپ کے حسن میں یہودی حسن کی جھلک معلوم ہوتی ہے بہت سے لوگوں کا بیان ہے کہ آپ کے خون میں اسرائیلی خون کی آمیزش ہے (یعنے آپکے آباؤ اجداد نے کسی یہودی عورت سے شادی کی ہوگی) آپکے بال سنہرے سرخی مائل ہیں۔

آپ نہایت سادگی پسند ہیں۔ اور بے حد سادہ لباس استعمال کرتی ہیں۔ آواز نہایت بارعب مگر شیریں ہے۔ اخلاق نہایت اچھے۔ طور طریقہ باوقار اور پسندیدہ۔ ہر شخص سے نہایت اخلاق سے ملتی ہیں۔ جو شخص ان سے ملتا ہے۔ ان کے اخلاق ملنساری خوش طبعی کا قائل ہو جاتا ہے۔ اور ان کا پر رعب اور باوقار چہرہ ہر شخص کے دل میں اپنی عزت پیدا کر لیتا ہے۔

(خاکسار لئیقہ بیگم الہ آباد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی

(گذشتہ سے پیوستہ)

حشر کے دن جنکو ملتا ساغر آب حمیم
تو نے پلوایا انہیں جام شراب سلسبیل

(۱)

ابتدائے اسلام میں جبکہ شراب کے متعلق کوئی حکم نازل نہ ہؤا تھا مسلمان اسوقت اسکا استعمال جاہلیت کے رواج کے مطابق کرتے تھے۔ لیکن جب حکم خدا آنحضرت صلعم پر نازل ہؤا۔ اور شراب منع کی گئی۔ تو ایک صحابیؓ ایک مجلس میں گئے۔ جہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شراب کے دَور چل رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شراب منع کی گئی ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو حرام کر دیا۔ اس حکم کے سننے کی دیر تھی کہ تمام محفل درہم برہم ہوگئی۔ اور ہر طرف شراب کے مٹکے ٹوٹنے شروع ہوگئے یہاں تک کہ مکہ کی گلیوں میں شراب بہتی پھرتی تھی۔

(۲)

اسی طرح دوسری بُری عادتوں کو جوان کی گھٹی میں پڑی تھیں ترک کر دیا۔ کیا اس سے بڑھکر اور بھی قوتِ قدسی کا اثر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے ان لوگوں کے اندر گناہ سے بھی ایسی نفرت پیدا کر دی تھی۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کو ایک زہر خیال کرتے تھے۔ جسے کھا کر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالےٰ کا خوف اُنپر اس قدر غالب تھا کہ گویا ہر وقت وہ اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اگر کسی عورت یا مرد سے شاذ کے طور پر بھی گناہ سرزد ہو جاتا تو اپنی بدی کا اقرار کر کے خود سزا کی درخواست کرتے تھے۔ تاکہ وہ آخرت کے عذاب سے جو کہ بہت بڑا عذاب ہے۔ بچ جاویں۔ اور گناہ کی سزا بھگت کر پاک ہو سکیں۔

(۳)

چنانچہ ایک عورت نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ حضور میں نے گناہ کیا ہے۔ اور تین چار مرتبہ یہی کہا۔ آپؐ نے فرمایا یہ عورت مجنون ہے جب معلوم ہوا کہ وہ مجنون نہیں ہے بلکہ اُس نے خود اقرار گناہ کیا ہے۔ تو اسکو سنگساری کی سزا دی گئی۔ وہ کونسی طاقت تھی جس نے اسکے دل کو مجبور کیا؟ وہ اپنی عزیز جان بڑی تکلیف کے ساتھ دینے پر تیار ہوگئی۔ اگر وہ اپنے گھر پر خاموش بیٹھ رہتی تو کسکو خبر تھی کہ اس سے کیا فعل سرزد ہوا ہے۔ مگر وہ زبردست یقین جو کہ آنحضرت صلعم نے ان کے دلوں میں گناہ سے بچنے کا پیدا کیا تھا۔ اسکو کھینچ کر لے گیا۔ اسی طرح ایک صحابیؓ نے رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی بیوی سے مباشرت کی اور پھر خود ہی آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ گویا وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کو ہلاکت جانتے تھے۔ یہ عظیم الشان بات کس نے اُن کے اندر پیدا کی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

یہ رسول عربی کی قوتِ قدسی کا ہی اثر تھا۔ تبوک کے جنگ میں جب آنحضرت صلعم کو دشمن کے مقابلہ میں جانا پڑا تو آپؐ نے صحابہؓ کو تیاری کا حکم دیا۔ کعبؓ بن مالک اصحابی تھے اور متمول آدمی تھے۔ وہ اپنے دل میں یہ خیال کرتے رہے کہ میرے پاس سب سامان موجود ہے تیاری کیا کرنی ہے۔ آخر جب روانگی کا وقت آگیا۔ پھر بھی انہوں نے یہی خیال کیا۔ کہ میرے پاس تیز اونٹ ہے۔ میں ابھی جا ملونگا۔ جب آنحضرتؐ کچھ حصہ سفر کا طے کر چکے تو کعب بن مالک کو شرم محسوس ہوئی۔ کہ اب میں کیسے جاؤں نبی کریمؐ کہیں گے۔ کہ یہ دیر سے آیا ہے چنانچہ وہ نہ گئے۔

منزل مقصود پر پہنچکر رسول کریمؐ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ کعب بن مالک کہاں ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ہے تو بہت مخلص آدمی کسی وجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہ گیا ہوگا۔

(۵)

جب آپؐ جنگ سے واپس آئے۔ تو ان لوگوں کو بلایا جو رہ گئے تھے۔ اُن سے وجہ پوچھی سب نے اپنی اپنی معذوری پیش کی۔ مگر کعبؓ بن مالک کو کوئی معذوری نہ تھی۔ انہوں نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ میں رسول اللہؐ سے سچ سچ کہہ دونگا۔ سو آپ نے عرض کی یارسول اللہ میرے لئے کوئی عذر نہ تھا۔ چنانچہ نبی کریمؐ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ کہ ان سے بائیکاٹ کرو۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے کوئی حکم نازل نہ ہو۔

صحابہؓ جو کہ شمع نبوت کے پروانے تھے حکم سنتے ہی بائیکاٹ پر آمادہ ہوگئے۔ کئی ماہ تک کعب سے بائیکاٹ جاری رہا۔ حتےٰ کہ انکی بیوی بھی والدین کے ہاں چلی گئی۔ کعب بن مالک اپنی حالت بیان کرتے ہیں۔ کہ میں مسجد میں نماز پڑھنے جاتا کوئی مجھ سے بات نہ کرتا تھا۔ جو لوگ مجھ پر پہلے جان چھڑکتے تھے۔ وہ اب منہ پھیر کر گذر جاتے تھے۔ ایک دن میں نے اپنے چچازاد بھائی کو بلایا۔ اسکو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ میں نے کہا تم جانتے ہو میں بالکل بے قصور ہوں۔ تو اس نے بات نہ کی اور اوپر نظر اٹھا کر دیکھا اور انگلی سے اوپر اشارہ کیا مطلب یہ کہ اللہ ہی جانتا ہے۔ ان کے حالات سننے کو بھی کوئی تیار نہ تھا۔ کعب ایک رئیس اور مدبر آدمی تھے۔ انکی شہرت دور دور تک تھی۔

(۶)

ایک دن روم کے بادشاہ کیطرف سے ایک قاصد کعبؓ کے نام ایک خط لایا۔ آپ نے اسکو کھولا۔ لکھا تھا کہ مجھے یہ سنکر بہت افسوس ہوا۔ کہ سیدنا محمد صلعم نے تیرے جیسے آدمی کی قدر نہیں کی۔ اگر تم میرے پاس چلے آؤ۔ تو میں تمکو سلطنت کی وزارت دونگا۔

خط کو ہاتھ میں لیکر کعبؓ چل پڑے۔ قاصد نے کہا کہ مجھے اسکا جواب دیتے جاؤ۔ اسکو اشارہ کیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ راستہ میں ایک تنور جل رہا تھا۔ اس میں خط ڈالکر کہا اپنے بادشاہ سے جاکر کہہ دے کہ یہ تیرے خط کا جواب ہے۔ کیونکہ انکے دل سے ہر وقت یہ صدا نکلتی تھی ؎

بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم
کوچہ یار یگانہ کے گدا ہو جاؤ

کچھ عرصہ کے بعد آنحضرت پر وحی نازل ہوئی۔ جس میں کعبؓ کو بے قصور ٹھہرایا گیا۔ اور تمام صحابہؓ بدستور سابق ان سے ملنے لگے اللہ اللہ کیسی زبردست قدسی طاقت تھی اس شخص کی اور کس بلا کا جادو تھا اس کلام میں کہ لوگ بادشاہی پر لات مارکر اس کی غلامی کو فخر خیال کرتے تھے۔ اور خدا کی خاطر ایک دوست سے رشتہ دار سے قطع تعلق کرتے نہ ہچکچاتے تھے۔

اب میں دعا کیساتھ اس مضمون کو ختم کرتی ہوں باقی انشاءاللہ تعالےٰ آئندہ عرض کروں گی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عظیم الشان نبی پیارے محمدؐ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تمام دنیا کو اسکی قوت قدسی کا گرویدہ بنائے ہمیں اور ہماری اولادوں کو حقیقی معنوں میں خادم احمدیت بناوے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

بیوی کو مکان سے نیچے پھینک دیا

بمبئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عورت کیطرف سے نان ونفقہ کے مطالبہ پر اسکو اسکے شوہر نے ایک بلڈنگ کی تیسری منزل سے نیچے پھینک دیا۔ پولیس کو بیان دیتے ہوئے مریم بائی نے بیان کیا۔ کہ وہ اپنے شوہر سے الگ رہتی ہے۔ جمعرات کی صبح کو وہ تیلی محلہ کی ایک بلڈنگ کی چوتھی منزل پر اپنے شوہر کے کمرہ میں گئی۔ اور اس نے نان ونفقہ کا مطالبہ کیا۔ اس نے اسکو کورا جواب دیا۔ اس خوف سے کہ کہیں شوہر اسپر حملہ نہ کر بیٹھے۔ وہ بھاگی۔ لیکن شوہر نے اسکا پیچھا کیا۔ جب وہ تیسری منزل پر پہنچی۔ تو شوہر نے اسے پکڑ کر نیچے پھینک دیا۔ شوہر کو اقدام قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بیوی مر گئی ہے +

غلہ کے سٹاک کو محفوظ رکھنے کا طریقہ

میں بیس سال سے اناج کا سٹاک رکھتا ہوں۔ بعض دفعہ تو تین تین سال تک غلہ رکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اناج کو تلف کرنے کے لئے تین قسم کے کیڑے ہوتے ہیں (۱) ڈھورہ (۲) سُسری (۳) کھپرہ یہ کیڑے سٹاک غلہ میں پیدا ہو کر اناج کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان میں ڈھورہ اور سُسری تو بہت ہی خطرناک کیڑے ہیں۔ یہ جس سٹاک میں لگ جائیں وہاں تباہی کر دیتے ہیں۔ تجویز یہ ہے۔ کہ جس کوٹھے میں غلہ بھرا جاوے۔ غلہ ڈالنے سے ۵ یوم پیشتر دو چار من پیلی مرچ اس میں ڈالدیں اور ۵ یوم بعد یہ مرچ نکال لیں پھر اسکوٹھے میں یہ کیڑے پیدا نہیں ہونگے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ ڈھائی سیر بیج پیلی مرچ کا لیکر پانی میں بھگو دیں۔ بعد ازاں اس پانی کو پچکاری کے ذریعہ دیواروں پر چھڑکا جائے۔ خشک ہو جانے پر غلہ ڈال دیں +

شوہر کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی

بنارس۔ ایک نوجوان لڑکی نے اپنے کپڑوں پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ اور جل کر خودکشی کر لی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لڑکی کا باپ گھر پر موجود نہیں تھا۔ اور اس کا شوہر اسے لینے آیا تھا۔ بہت کافی ترغیب وتہدید کے بعد لڑکی نے ساتھ چلنے کا وعدہ کیا اور شوہر سے گاڑی لے آنے کو کہا۔ جیسے ہی شوہر باہر گیا۔ لڑکی نے باورچی خانہ میں جا کر کپڑوں پر تیل انڈیل لیا۔ اور آگ لگا دی۔ اس کی چیخ وپکار سنکر پڑوس کے لوگ دوڑے۔ مگر باورچی خانہ کا دروازہ لڑکی نے اندر سے بند کر لیا ہوا تھا۔ انہیں اسے توڑنا پڑا۔ اسوقت تک لڑکی سر سے پاؤں تک کوئلہ ہو چکی تھی۔ پولیس نے ضروری تحقیقات کے بعد لاش کی اجازت دے دی + جہالت

پیدا ہوتے وقت سانپ لپٹا ہوا تھا

فرخ آباد۔ ہسپتال میں ایک اہیر عورت کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس کے

گلے کے ارد گرد سانپ لپٹا ہوا تھا۔ پیدا ہوتے ہی بچہ اس کی ماں اور سانپ تینوں مر گئے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچہ ڈاک کے تھیلے میں آگرا

نیو یارک۔ چند دن ہوئے ایک ہرکارہ ڈاک کا تھیلہ لئے بازار میں سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک نکڑ میں پہنچتے ہی اسنے دیکھا کہ بالائی منزل سے ایک چھوٹا بچہ نیچے گر رہا ہے۔ اسنے اپنے تھیلے کا منہ کھول دیا اور بچہ اس میں آگرا +

۱۰۸ سال تک پانی نہیں پیا

کیلیفورنیہ۔ انڈیانہ صوبہ کے مقام میمونڈ (امریکہ) میں ایک سو سالہ عورت کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ اسکا نام مسز جین ہوورڈیوتھ تھا۔ اس کے متعلق ڈاکٹروں نے اعلان کیا ہے (ان ڈاکٹروں نے جو اس کی نگرانی کرتے رہے) کہ ۱۰۸ سال تک اس نے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں پیا +

لڑکا لڑکی کے بھیس میں

اٹلی میں ثانوی تعلیم کے ایک زنانہ مدرسہ میں سائینوریا وسحاق خیر سیا کارڈیلٹو نامی ایک نوجوان حسین لڑکی فلسفہ کی تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ مدرسہ کے عملہ اور سہیلیوں کو اس نے کبھی اس شبہ کا موقع نہ دیا کہ اس لڑکی میں کوئی غیر معمولی بات پائی جاتی ہے۔ جو مدرسہ کی دیگر لڑکیوں میں نہیں ہے۔ حیرت انگیز ذہانت اور قابلانہ محنت سے اسنے تمام امتحانات پاس کر لئے اور اسے فلسفہ کی ڈگری مل گئی۔ ڈگری ملنے کے دوسرے ہی دن اسنے یہ اعلان کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا کہ وہ لڑکی نہیں لڑکا ہے +

اس نے کہا میں عدالت سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ میرا نام ایک معزز شہری کی حیثیت سے درج کرے تحقیقات کیلئے اسکا کیس اس گاؤں میں بھیجا گیا جہاں وہ پیدا ہوئی تھی یا ہوا تھا معلوم ہوا کہ اپنے پیدائشی گاؤں میں وہ لڑکا ہی پیدا ہوا تھا۔ اور تین سال تک اس نے ایک مدرسہ میں درس بھی لیا تھا لیکن اٹلی کے بارونق شہر میں جا کر اس نے عورت بننے کی خواہش کی اور ایک عرصہ تک زنانہ سکول میں بغیر کسی پتہ چلے وہ پڑھتا رہا +

مہینہ بھر مردہ لاشیں گھر میں رکھنے والی قوم

جاوا مشہور عالم ہے۔ لیکن اسمیں سیلی بس نامی ایک علاقہ ہے جس سے اہل جاوا خود ناواقف ہیں۔ اور ترقی یافتہ باشندوں کا تو یہ خیال ہے۔ کہ سیلی بس جنگلات سے پر ملک ہے۔ سیلی بس کے وسطی علاقہ میں جو لوگ آباد ہیں۔ انکو توراڈجا کے قبیلہ کے نام سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ ان کی آبادی پانچ لاکھ ہے۔ اور وہ اپنی قدیم معاشرت وتمدن کے دلدادہ ہیں۔ اور وہ اپنے بزرگان سلف کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے تبدیلی مذہب کو بالکل ناپسند کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ ان کے قرب وجوار میں ان کے بزرگوں کی ارواح آباد ہیں۔ اور

ان ارواح کی سکونت بڑے بڑے درختوں اور زیادہ گہرے پانی میں پائی جاتی ہے۔ اگر کبھی ان کے ہاں بچہ پیدا ہو۔ شادی ہو۔ موت واقع ہو۔ تو تقریب کی رسم ادا کرتے ہیں۔ اور اس میں گاؤں کے لوگ اکثر حصّہ لیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص مر جاتا ہے۔ تو اس کی لاش کو ہفتہ بھر اور بعض اوقات مہینہ بھر تک اپنے گھر میں رکھتے ہیں۔ شروع میں تو تین چار ہفتہ تک اسکو باریک کپڑے سے ڈھانپے رکھتے ہیں۔ اور اس عرصہ کے دوران میں گھر کے دوسرے آدمی اپنا وقت جھونپڑوں میں گذارتے ہیں۔ لاش کے خشک ہو جانے کے بعد گھر کے اکثر آدمی واپس آتے ہیں۔ اور اس مردہ کی لاش کو کثیر کپڑوں میں لپیٹ دیتے ہیں۔ اور جب تک دھان کی فصل تیار ہو۔ اسوقت تک مردہ کی لاش کو دفن نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ شائد یہ ہو سکتی ہے کہ اس موقع پر جو مہمان آئیں انکو کھلانے کے لئے خاطر خواہ چاول مہیّا نہ ہونے کا انہیں اندیشہ رہتا ہے۔ دھان کی فصل تیار ہونے کے بعد دعوت دیجاتی ہے۔ بعد از ان جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ ان کے خیال کے مطابق اس سے مرنے والے کو بڑا ثواب ملتا ہے۔ گھر کے باہر ایک چبوترہ تیار کیا جاتا ہے۔ جس کے اوپر کھڑے ہو کر مرحوم کا ایک رشتہ دار لوگوں کو گوشت تقسیم کرتا ہے۔ اور گوشت نہایت احتیاط سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور حسب حیثیت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس دعوت میں کھانے پینے کے سوائے مزید کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی۔ اور جب تک اشیاء خوردنی کی بہم رسانی ہوتی رہے۔ اسوقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے

البتہ رات کو یہ سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مرحوم کی لاش کو ایک غار میں رکھا جاتا ہے جہاں اس کے بزرگوں کی لاشیں دفن کی گئی ہوں۔ اسوقت اس کے لئے ایک رفیق کے طور پر ایک کتا قربان کیا جاتا ہے۔

"ٹوراڈجا" لوگوں کے اکثر گاؤں پہاڑوں میں آباد ہیں۔ تقریباً ۲۵ سال سے جبکہ اہل ڈچ نے سیلی بیس کے ملک پر قبضہ کر لیا تھا۔ وہاں کے لوگ آپس میں لڑا کرتے تھے۔ اور خانہ جنگی کا بازار گرم رہا کرتا تھا۔ اسلئے اپنی حفاظت کے لئے وہ اپنے گھروں کو پہاڑ پہ بناتے تھے۔ اہل ڈچ کی آمد کے بعد جنگ و جدال کے جذبہ میں کمی واقع ہوگئی اور اب تو سڑکوں پر بھی گاؤں آباد ہوتے جا رہے ہیں۔

اس ملک میں پہلے آدم خور انسان تھے۔ لیکن اب نہیں پائے جاتے۔ میں نے ایک بوڑھے شخص سے دریافت کیا کہ تمہیں کب ایسی بھوک لگتی ہے۔ جبکہ تم آدمی کو کھا جاتے ہو۔

اس کے جواب میں اس نے کہا کہ ہم تو اپنے دشمنوں کا ہی گوشت کھاتے تھے۔ اور وہ بھی بہادر شخص کا حصّہ ہے۔ دوسرے نہیں کھا سکتے اس نے کہا کہ رخسارے اور پاؤں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو جاتے تھے۔ اور انہیں پکا کر بہادر شخص کھایا کرتے تھے۔ لیکن اب سیلی بیس میں یہ رسم بالکل باقی نہیں رہی ہے +

توسیع اشاعت مصباح ہر احمدی خاتون کا فرض اولین ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت کی حفاظت

بچہ جب چھ ماہ کا ہوتا ہے۔ تب سے دانت نکلنے کا آغاز ہوتا ہے۔ دانت نکلنا ایک قدرتی امر ہے۔ اس لئے اس میں کوئی بھی تکلیف نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن چونکہ آج کل ہم لوگوں کا رہن سہن زیادہ تر غیر قدرتی ہے۔ اور بچوں کی بھی غیر قدرتی طریقوں سے گندی آب و ہوا میں رکھکر پرورش کی جاتی ہے۔ اس لئے بچوں کو دانت نکلنے وقت عموماً تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔ مسوڑھے سوج جاتے ہیں۔ انکا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ درد بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے جس سے بچہ روتا ہے۔ بعض اوقات زخم ہو جاتے ہیں۔ اور پیپ پڑ جاتی ہے۔ بچہ کے منہ سے رال ٹپکتی ہے۔ بخار۔ سردرد وست۔ کان کا بہنا وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات سوکھا تک ہو جاتا ہے۔ جو اکثر بچوں کی موت کا باعث ہو جاتا ہے۔ ان تکالیف کو دور کرنے کے لئے حسب ذیل تدابیر عمل میں لانی چاہئیں :-

(۱) ایک اونس پانی میں ۵ گرین کھانے کا نمک یا سوڈا بائی کارب گھول کر ایک شیشی میں رکھیں۔ اور اس لوشن سے دن میں چند بار بچہ کے مسوڑھے دھو کر صاف کریں۔

(۲) سرس کے بیج پانی میں بھگو کر ایک دھاگہ میں پرو لیں اور بچہ کے گلے میں پہنا دیں۔

(۳) سہاگہ بریاں ایک حصہ اور شہد چار حصے کو ملا کر چند بار مسوڑوں پر ملیں۔ یا ایک کپڑا ان میں بھگو کر بچہ کو چوسنے دیں۔

(۴) اگر پھر بھی تکلیف کم نہ ہو۔ تو ٹنکچر آیوڈین (ریکٹی) بہت ہوشیاری سے ایک پھریری مسوڑوں پر لگا دیں اور اوپر بتلائے ہوئے سالٹ لوشن (نمک کے پانی) سے فوراً دھو دیں۔ تا کہ زہریلا مادہ بچہ کے حلق کے اندر نہ جانے پائے۔

(۵) روزانہ بچہ کو کھلے میدان یا باغات میں ہوا خوری کرائیں۔ اور اس کے ہاضمہ کا خاص دھیان رکھیں۔

جب بچہ کے دانت نکل آئیں تب بھی سالٹ لوشن سے اکثر مسوڑوں کو صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ اور جب بچہ بڑا ہو جائے۔ تو اسے نمک وغیرہ سے دانتوں کو صاف رکھنے کی ہدایت کرنا چاہیئے۔

غیر ممالک کی خواتین کے خیالات

ایک روشن خیال مسلم خاتون بغداد سے ایک انگلستانی اخبار میں لکھتی ہیں :-

"مجھے یہاں رہتے سات برس گذرے مگر میں نے ایسا دلچسپ مجمع آجتک نہ دیکھا تھا۔ جیسا کہ بیت الرداق میں پرسوں نظر آیا۔ تمام عراق کی عالی خاندان خواتین بڑے شوق سے اپنی اس کانفرنس میں شریک ہوئیں۔ اور ہر ایک نے اپنی زبان آوری اور عالی خیالی کا ثبوت دیا۔ موضوع بحث اصلاح معاشرت تھا۔ اس کانفرنس میں یہودی عورتیں کافی تعداد میں شریک ہوئیں۔ جائنٹ سیکرٹری سمرہ ہیقل یہاں کے یہودیوں میں نہایت تعلیمیافتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور روشن خیال سمجھی جاتی ہیں۔ عیسائی خواتین بھی خال خال نظر آتی ہیں۔ چند ایرانی خواتین بھی تھیں۔ مگر اس کانفرنس نے مذہب۔ سیاست۔ معاشرت غرض ہر انسانی دائرہ عمل پر تبصرہ کیا۔ اور اصلاح کی بنیاد ڈالی۔"

اسی مضمون میں وہ لکھتی ہیں:۔

بعض دمشقی خواتین جو ابھی ہندوستان سے واپس آئی ہیں۔ وہاں کی جہالت۔ پست خیالی اور قدامت پسندی کے افسوسناک خیالات لیکر آئی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہندوستان کی رفتار ترقی بہت سست ہے۔ عورتیں ہنوز انڈے کی زردی بنی ہوئی ہیں۔ پردہ ہے۔ بے علمی ہے۔ دقیانوسی خیالات ہیں۔ لیکن امید افزا یہ بات ہے کہ ان میں بیداری پیدا ہو چلی ہے۔ اور تعلیمیافتہ خواتین کی ایک جماعت اصلاح پر کمربستہ ہو گئی ہے۔

میں نے ان بہنوں سے ملکر اپنے ابنائے وطن کے حالات پوچھے۔ اور مجھے یہ سنکر بڑا ہی رنج ہوا۔ کہ مسلمان عورتیں ابھی تک جہالت کی تاریکیوں میں سرگردان ہیں۔ انہوں نے بہت رنج سے بیان کیا کہ وہ پنجاب اور صوبہ متحدہ کے اکثر مقامات پر گئیں۔ اور ان کو یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا۔ کہ مسلمان بچے نہایت میلے کچیلے تعویذوں کا ہار گلے میں ڈالے سڑکوں پر آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں۔ اور عورتیں پردہ کی بو بو بنی ہوئی مقصد حیات کو بھولی ہوئی ہیں۔

شاہ رضا خان پہلوی کی شادیاں
ملک ایران کے بادشاہ

رضا خاں پہلوی کی چار بیویاں ہیں۔ ان کی زندگی کے حالات ایک افغان اخبار میں شایع ہوئے ہیں۔

جب آپ فوج میں معمولی سپاہی تھے۔ تو آپ نے ایک غیر تعلیمیافتہ کسان کی لڑکی سے شادی کی۔ کچھ عرصہ بعد وہ مر گئی۔ اس عرصہ میں آپ فوج میں افسر بنا دیئے گئے چنانچہ آپ نے اپنے ایک اعلیٰ افسر کی لڑکی سے شادی کر لی۔ یہ بیوی ابھی تک زندہ ہے۔ طہران میں اسکا الگ محل ہے۔ اس کا نام "ملکہ پہلوی" ہے۔ بادشاہ روزانہ اسے ملنے جاتا ہے۔ اس کے بطن سے جو لڑکا پیدا ہؤا۔ وہی ولیعہد ہے۔ اس کی عمر ۱۶ سال کی ہے۔

جب فوجی عہدہ سے ترقی کر کے آپ وزیر جنگ بنے تو شاہی خاندان کی ایک ادنی لڑکی سے شادی کی چند سال کے بعد اسکو طلاق دیدی۔ جب تخت پر بیٹھے تو ایک خوبصورت لڑکی سے جس کی عمر ۱۹ سال کی تھی شادی کر لی یہ "ملکہ ایران" کے نام سے مشہور ہے۔ اور پہلوی محل میں شاہ کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کی عمر اسوقت ۲۰ سال کے قریب ہے۔ یعنی پہلی بیوی سے شاہ کے جو بڑی لڑکی ہو اس سے چھ سال چھوٹی۔

انگلستان میں بچپن کی شادیاں

ان ممالک میں بھی جو اپنے آپ کو مہذب کہتے ہیں۔ بچپن کی شادیاں ہوتی رہتی ہیں۔ انگلستان کے رجسٹرار جنرل کی جو تازہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"پچھلے سال ۹۷۷ کم عمر لڑکیوں اور ۲۲ کم عمر لڑکوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادیاں ہوئیں۔ ۱۶ سال کی لڑکیوں نے ایسے اشخاص سے شادیاں کی ہیں۔ جن کی عمریں ساٹھ سال تک تھیں۔ لیکن ۱۶ سال کے لڑکوں نے کسی ایسی لڑکی سے شادی نہیں کی جس کی عمر ۲۲ سال سے زیادہ ہو۔ تین واقعات میں لڑکی اور لڑکے دونو کی عمر ۱۶ سال کی تھی"۔

پیدائش کے متعلق رپورٹ میں لکھا ہے کہ لڑکیوں کی نسبت لڑکے زیادہ پیدا ہوئے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کے متعلق خیالات

عورت دنیا کی رونق ہے اسکے بغیر ہر گھر سونا مکان رہ جاتا ہے +

—— عورت خدا کی وہ مخلوق ہے۔ جس کی صورت میں تقدس۔ نگاہوں میں عصمت۔ آواز میں شیرینی۔ اور برتاؤ میں نیکی ہو +

—— سچی عورت وہ ہے جس کی ہر ادا میں جادو ہو +

—— دنیا کے رشیوں منیوں اور پیغمبروں نے عورت کا ہی دودھ پیا تھا +

—— اے نیک عورت تیرا زیور سونا چاندی نہیں ہے۔ بلکہ تیرا زیور حیا ہے +

—— تیرا حسن تیری شکل وصورت نہیں ہے۔ بلکہ تیری پاکیزگی ہے +

—— تیرا لباس ریشم و مخمل نہیں۔ بلکہ تیری سلیقہ شعاری ہے +

—— اگر تو غریب ہے تو اپنے افلاس پر رنج وقلق کے آنسو نہ بہا۔ دنیا میں اکثر عورتیں تجھ سے بھی غریب ہیں +

—— اگر خدا نے تجھے خوبصورتی کا جادو دیا ہے۔ تو غرور نہ کر۔ دنیا میں اکثر عورتیں تجھ سے بھی حسین ہیں +

—— اگر تیرا چہرہ دلکش نہیں تو اپنی حالت پر افسوس نہ کر، دنیا میں اکثر عورتیں تجھ سے بھی بدصورت ہیں +

—— ہنس مکھ خاتون دوزخ کی مصیبت کو بھی راحت بنا دیتی ہے +

—— تو شادی شدہ ہے۔ تیری دنیا تیرا شوہر ہے، اپنے آپ کو اس دنیا سے باہر نہ لیجا +

—— اپنے شوہر کے سوا کسی دوسرے کیطرف نہ دیکھ، ورنہ تیرے خاوند کا دل تجھ سے صاف نہ رہیگا +

—— اپنا دل اپنے شوہر کو دے۔ اس کا دل خود بخود تیرا ہو جائے گا +

—— اپنے شوہر کے نقص نہ دیکھ۔ وہ تیرے نقص نہ دیکھے گا +

—— اپنے شوہر کے عیوب کسی دوسرے سے بیان نہ کر +

—— تیرا شوہر اپنے والدین کا بیٹا ہے۔ اُسے اُن کی خدمت سے باز نہ رکھ +

—— انہوں نے اس کی اسوقت خبر گیری کی ہے جب تو اپنی ماں کی شفقت کے سایہ تلے گڑیوں سے کھیلتی پھرتی تھی،

—— نیکی کا معاوضہ خود نیکی ہے +

—— بیاہ کے بعد اپنے خسر کو اپنا باپ اور ساس کو اپنی ماں سمجھ۔ انہوں نے تیرا رستہ بڑے شوق اور چاؤ سے دیکھا ہے۔ ان کے سخت الفاظ پر ان سے خفا نہ ہو +

—— محبت اور مہربانی حیوان کو بھی رام کر لیتی ہے +

— محبت کی آنکھ نہ نقص دیکھتی ہے۔ نہ اس میں غصہ کا دخل ہو سکتا ہے٭

— دنیا میں جتنے بھی بڑے آدمی ہوئے ہیں۔ انکے بنانے میں انکی بیویوں نے کافی حصہ لیا ہے٭
(پرتاپ)

انیس برس کی جدائی کے بعد میاں بیوی کی ناگہانی ملاقات

بیت المقدس سے ایک نہایت ہی مؤثر واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ مسٹر مابرسن ایک انگریز ہے۔ شہر ڈنزیگ میں ایک دوشیزہ سے ۱۹۱۴ء میں دونوں کی شادی ہوگئی جنگ شروع ہو چکی تھی۔ جنگ نے دونوں کو زبردستی جدا کر دیا۔ شوہر کو فوج میں بھرتی ہونا پڑا۔ اور نئی دلہن گھر میں اکیلی رہ گئی٭

مسٹر مابرسن اپنی بیوی سے برابر خط وکتابت کرتا رہا۔ مگر جدائی سے چند ماہ بعد بیوی دفعۃً مفقود الخبر ہوگئی لیکن اس نے اپنے ایک دوست کی زبانی سنا کہ اس کی بیوی کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ اور بخیریت ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ بیوی نے خط وکتابت کیوں بند کر دی ہے، اس نئی دلہن پر یہ گذری۔ کہ اسے اپنے شوہر کے قتل ہو جانیکی غلط خبر ملی۔ اور دنیا اس کی آنکھوں میں اندھیر ہوگئی۔ وہ اپنے بچے کو ساتھ لیکر ڈنزیگ شہر سے کسی دوسرے مقام کو چلی گئی۔ اور صلیب احمر میں داخل ہو کر مریضوں اور زخمیوں کی تیمارداری کرنے لگی٭

لیکن قسمت کا کھیل دیکھئے کہ صلیب احمر کے جس گروہ کے ساتھ وہ کام کرتی تھی ایک جنگ میں وہ گروہ پورا کا پورا قتل ہوگیا۔ اور صرف یہی ایک اکیلی عورت موت سے بچ گئی۔ کیونکہ تقدیر اسے ایک اور تماشہ دکھانے والی تھی مسٹر مابرسن کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوگیا تھا۔ کہ اس کی بیوی صلیب احمر کی اسی جماعت میں کام کرتی ہے۔ پھر اس نے جب اس جماعت کے قتل کا حال سنا۔ تو یقین کر لیا کہ اس کی محبوب بیوی بھی قتل ہو گئی ہے۔ چنانچہ سخت رنجیدہ ہوا اور بیحد نا امیدی نے اسے گھیر لیا٭ جنگ ختم ہونیکے بعد مسٹر مابرسن فلسطین چلا آیا۔ تاکہ اپنا غم غلط کرے۔ اور عبادت کی زندگی بسر کرکے دل کو اطمینان دے، یہاں فلسطین کی آب وہوا نے اس شخص پر جادو کا اثر کیا۔ اس کے دل کا ناسور بھر گیا۔ پرانا غم دور ہو گیا۔ اور اس نے نئی شادی کر لی جس سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا۔ اب مسٹر مابرسن بہت خوش وخرم تھا۔ اور پہلی بیوی کی یاد دل سے دور ہو چکی تھی۔ لیکن تقدیر کا کھیل ابھی باقی تھا مسٹر مابرسن دفعۃً بہت سخت بیمار ہو گیا یہ آج سے تین مہینے پہلے کی بات ہے۔ گھر پر علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ مجبوراً بیت المقدس کے شفاخانہ میں داخل ہونا پڑا۔ جہاں ایک نرس اس کی تیمارداری پر مقرر کر دی گئی۔ یہ نرس اس شفاخانہ میں کئی سال سے کام کر رہی تھی۔ اور اپنی مستعدی واخلاق کیوجہ سے بہت ہر دلعزیز تھی٭

نرس نے حسب عادت مسٹر مابرسن کی بھی بڑی مستعدی وجانفشانی سے خدمت کی مسٹر مابرسن اچھا ہونے لگا۔ ایک دن اسے شبہ گذرا۔ کہ جیسے اس نرس کا صورت آشنا ہے۔ اسے بغور دیکھنے لگا۔ اب نرس کو شبہ ہوا۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسے وہ بھی اس شخص کو کہیں دیکھ چکی ہے۔

بس اتنا کافی تھا۔ دونوں کے دل دفعۃً سینوں سے نکلے۔ اور باہم مل گئے۔ میاں بیوی کی ملاقات۔ کیا کسی فلم میں اس حیرت و مسرت کے بیان کی قدرت ہے جو اس موقعہ پر ان دونوں کو حاصل ہوئی۔

اس طرح پورے انیس سال کی جدائی کے بعد میاں بیوی میں ملاقات ہوگئی۔ شاید ہی کوئی افسانہ اتنا مؤثر ہو۔ جتنا مؤثر یہ سچا واقعہ ہے۔ مسٹر مابرسن بھی وفادار ثابت ہوا۔ اس نے فوراً اپنی نئی بیوی کو طلاق دیدی پہلی بیوی کے لڑکے کو یتیم خانہ سے نکالکر اپنے پاس بلالیا۔ لیکن دوسری بیوی اور اس کے بچہ کے ساتھ بھی یہ احسان کیا۔ کہ دونوں کو باطمینان زندگی بسر کرنے کے لئے ایک بہت اچھا اور بڑا باغ بخش دیا۔ اسلامی اصول کے مطابق دونوں کو اپنی زوجیت میں رکھ...

مصباح

چار مقبول تحفے!

جنکا ہر گھر میں ہر وقت موجود رہنا ضروری ہے

زندک
قیمت فی پیکٹ دس آنہ
پوسٹیج ۵ آنہ

ٹوتھ پوڈر یا دانتوں کا منجن
قیمت فی شیشی
پوسٹیج

پھوڑے۔ پھنسی۔ چوٹ۔ موچ۔ ناسور۔ بواسیر۔ داد۔ اور مہاسے وغیرہ جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ہر گھر میں زندک کا ایک پیکٹ ہر وقت موجود رہنا چاہیئے۔

چاک یا کوئلہ سے بنے ہوئے ٹوتھ پوڈر یا منجن جو عام طور پر بازاروں میں بکتے ہیں۔ دانتوں کو تو بیشک صاف کرتے ہیں۔ مگر دانتوں اور مسوڑوں کی امراض کے لئے مفید نہیں ہوتے ہمارا ٹوتھ پوڈر جو کہ یونانی ادویات سے تیار کیا گیا ہے نہ صرف دانتوں کو موتیوں کی مانند سفید اور چمکدار بناتا ہے بلکہ پائیریا جیسی سخت خطرناک بیماری اور دوسری تمام امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

سر درد۔ جوڑوں کی درد۔ کمر درد۔ سینے کی درد۔ اور اسی قسم کی دوسری دردوں کے لئے نہایت مجرب ثابت ہو چکی ہے۔ زکام اور کھانسی کو دفعہ کرتی ہے۔ سردی کی بیماریوں میں خارجی استعمال کے لئے اپنی نظیر آپ ہے۔

آشوب چشم۔ ورم۔ سوزش۔ نزول الماء۔ آنکھوں سے پیپ خارج ہونے اور ککروں کے لئے اور عام طور پر آنکھوں کو صاف رکھنے اور قوت بینائی کو ترقی دینے کے لئے عدیم المثال چیز ہے۔ بچوں کی امراض چشم کیلئے خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔

مقبول یونیورسل بام
قیمت فی شیشی ۸ر آنہ
پوسٹیج ۵ آنہ

ملنے کا پتہ
مقبول ایجنسی بمبئی ۳

مقبول آئی ڈراپ آنکھ کا لوشن
قیمت فی شیشی چھ آنہ
پوسٹیج ۵ آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر 2060

اخبار مصباح ۔ قادیان دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

مرسلہ

(صغریٰ بیگم از نئی دہلی)

(۱) پھول سچے سلمہ ستارے سے نکالا جائے۔

(۲) بیل و پھول ٹوپی ۔ جمپر ۔ ساڑھیوں وغیرہ کیلئے موزوں ہے۔

(۳) جس کپڑے پر اتانا ہو ۔ کاربن پیپر رکھکر اتار لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔